Oriental College Magazine, Vol.102, No. 01, Serial No. 383, 2026

نظیر کی نظم گلدستہ قدرت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

سیدہ راحت زہرا زیدی (پی ایچ ڈی)
ایسوسی ایٹ پروفیسر (اُردو)
گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین، ٹمبر مارکیٹ، راوی روڈ، لاہور

A Critical Analysis of Nazeer's Poem Quldasta-e-Qudrat

Syeda Rahat Zehra Zaidi, PhD
Associate Professor of Urdu
Govt. Ayesha Associate College (W), Ravi Road, Lahore

Abstract

The research article under consideration is titled, "Guldasta-e-Qudrat" and is selected from the collected works (kulliyat) of Nazeer. The article provides the name and introduction of the flowers that bloom in this region. For most of these flowers, we now have little familiarity with their fragrance and appearance. Therefore the essay explores dictionaries and various books to deepen our undersanating of these flowers.

Keywords:
Guldasta-e-Qudrat, Kulliyat, Nazeer, Familiarity

کلیات نظیر میں نظموں کو پڑھیے غزلوں پر سر دھنیے، اور لفظوں کو سمجھیے اور ٹٹول ٹٹول کر معانی نکالیے اور ان سے سرشاری اٹھایئے یقین جانئے بڑا لطف آئے گا۔ نظیرؔ کے بارے میں فرحت اللہ بیگ مقدمہ دیوان نظیر میں لکھتے ہیں:

"علمی قابلیت یہ تھی کہ آٹھ زبانیں، عربی، فارسی، اردو، پنجابی، بھاشا، ماڑواڑی، پوربی اور ہندی جانتے تھے اور ایسی جانتے تھے کہ ان میں شعر کہتے تھے..." (۱)

بس کلام نظیرؔ پڑھتے جایئے زبانوں کے لفظوں کو گوندھاوٹ خوبی سے سامنے آتی جائے گی اور معانی کی پرتیں موضوع کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنا حق ادا کرتی جائیں گی۔ فلسفیانہ مفاہیم، اخلاقی سبق ہو، کائنات کے حسن کی بات ہو۔ موسموں کا ذکر ہو یا پھر تہواروں کا، موسمی پھل و سبزی ہو، کیڑے مکوڑے سب میں الفاظ کی ایک لمبی فہرست کھٹ کھٹ کرتی ہمارے سامنے آجاتی ہے۔ کمپیوٹر کا دور شروع ہوئے مدت ہوئی وہ سب چیزیں جو پہلے مشاہدہ میں ہوتی تھیں اب غائب ہوتی جارہی۔ پس ہمارا بیشتر وقت کمپیوٹر یا موبائل پر گزرتا ہے لہٰذا فطرت کا مشاہدہ اور آنکھ کی تسکین جن چیزوں سے ممکن تھی۔ مثلاً باغ، لوازمات باغ، پھول، پرندے سب جو مشام جان کو معطر سامعہ کو تراوٹ اور بصارت کو نور بخشتے تھے ان سے ناواقفیت بڑھتی جارہی ہے۔ نظیرؔ کی یہ نظم گلدستہ قدرت (جو اخلاقی نظموں میں سے ہے) کی بدولت ہمیں فطرت کی فنکاری کا تو پتہ چلتا ہے اس سرزمین اور اس خطہ زمین پر مہکنے والے پھولوں سے ہماری شناسائی ہو جاتی ہے۔ ان کی خوشبو تو ہم نہیں سونگھ سکتے مگر ناموں کی فہرست سے واقفیت ضرور ہو جاتی ہے۔ زیر نظر مضمون میں ہم نے نظیرؔ کی زنبیل سے نکلنے والے الفاظ جو نظم کی زینت بنے ان کی فرہنگ کی مدد سے تفہیم کی سعی کی ہے جو ناکافی ضرور ہے مگر بے فائدہ نہیں۔

"گلدستہ قدرت" مسدس کی ہیت میں لکھی گئی نظم ہے نظم جس کا پانچواں چھٹا مصرعہ ٹیپ کا شعر ہے۔ میں نظیر اپنے مخصوص رجائیہ انداز میں بات کو پیش کرتے ہیں۔ نظم میں ڈرامائی مکالماتی انداز کو برتا گیا ہے۔ پہلے چار بندوں تک وہ کائنات کا تعارف کرواتے ہیں پھر مکالماتی انداز کچھ یوں شروع ہوتا ہے۔

"کہتا ہے گلاب ہر دم میں عطر سراسر ہوں
اور سیوتی کہتی ہے میں اُس سے معطر ہوں
بیلا یہ پکارے ہے میں چاند کا پتر ہوں
گل اشرفی کہتی ہے وہ کیا ہے میں بہتر ہوں" (۲)

اگلا بند بھی دیکھیے:

لالہ یہ سناتا ہے میں لعل کا پیالہ ہوں
سورج مکھی کہتی ہے میں اس کی بھی خالا ہوں
صد برگ یہ کہتا ہے سو درجہ میں بالا ہوں
گل جعفری کہتی ہے میں اس میں بھی اعلیٰ ہوں(۳)

ساتویں بند میں نظیرؔ پھولوں کی تعریف کرتے ہوئے انھوں نے ثریا کا گچھا اور کنھیا کا روپ اور جنت کے پھولوں کی مانند قرار دیتے ہیں۔ آٹھویں بند میں پھر پھول مجسم ہو کر اپنا تعارف پیش کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

کہتا ہے کنول ہر دم میں پاک نمازی ہوں
اور موگرا کہتا ہے میں مرد ہوں غازی ہوں
سوسن کی زبان بولی میں ترکی و تازی ہوں
گل باسی یہ کہتی ہے میں سب سے تازی ہوں(۴)

یہاں گل باسی سے مراد گلِ عباسی ہے نظیرؔ نے یہاں ہنر مندی سے صفت تضاد کو باندھا ہے کہ باسی اور تازہ کا اہتمام خوب کر دیا۔ اگلے بند میں ۹ پھولوں کا ذکر ہے۔ نرگس کہتی ہے کہ مجھ پر نظر کرنا اور سہاگن کہتی ہے کہ عشق کے دم بھرنا خوب محاورے باندھے ہیں۔ اگلے بند کا مطالعہ کیجیے تو یوں لگتا ہے کہ اندر کی سبھا ہے گویا۔

گل کیوڑا کہتا ہے مجھ کو تراشا ہے
اور کتیکی کہتی ہے صندل کا تراشا ہے
اور موتیا شفتالو لو زر سیم کا ماشا ہے
اور رنگ حنا مخمل جو ہے سو تماشا ہے(۵)

ان اشعار میں نظیرؔ نے پھولوں کو مجسم کر کے معطر شہزادیوں نازک اندام پریوں کے روپ میں پیش کیا۔ اگلا بند بھی خوب ہے۔

ڈیلے و کسیروں کی کیا پنکھڑی ڈھالی ہے
چنپا و بھنچیا ہے یا موتی کی بالی ہے
بگلے و مدن بان کی کچھ بات نرالی ہے
گل چاندنی کہتی ہے میری ہی اجالی ہے(۶)

اگلے بندوں میں پھول اپنی شان اور جوبن دکھلاتے ہیں، اٹھلاتے ہیں۔ جبکہ آخری شعر میں نظیرؔ خالق کی حمد وثنا کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

قدرت کہ بنا جس نے اس باغ کی ڈالی ہے
کیا بولیں نظیرؔ آگے کیا خوب وہ مالی ہے
کیا نخل کا ڈالا ہے کیا پھول کی ڈالی ہے
سب کا وہی وارث ہے سب کا وہی والی ہے
دنیا یہ کہو اس کو یہ باغ ہے سربستہ
کیا دست سے قدرت کے باندھا ہے یہ گلدستہ(۷)

نظم میں نظیرؔ نے ۴۰ قسم کے مقامی پھولوں کا تذکرہ کیا ہے۔ بیشتر پھولوں نے تو اپنی صفات و تعارف بھی خود ہی کروادیا ہے۔ آیئے اب ان پھولوں کو جو ہم نے الفبائی ترتیب سے مرتب کیے ہیں آپ کے سامنے ان کا مختصر سا تعارف پیش کرتے ہیں۔

اشرفی: گل اشرفی۔ اسم مذکر ایک قسم کا گول پھول۔(۸)

آک جنگلی پودا جو کھرسا میں سرسبز اور برسات میں مرجھایا ہوا رہتا ہے۔(اس کی شاخ اور پتی کو توڑنے سے دودھ نکلتا جو نری رنگنے اور دوائوں اور کشتہ جات میں کام آتا ہے۔ پھر ڈوڈے لگتے ہیں جن کے اندر روئی سے بھری ہوتی ہے۔(۹)

بیلا: اسم مذکر: ایک چنبیلی کی قسم کا پھول۔(۱۰)

ٹیسو: اسم مذکر پلاس کا پھول، ڈھاک کا پھول جس میں سے زرد رنگ نکلتا ہے۔(۱۱)

جعفری: ایک قسم کا زرد گیندے کا پھول، مطلق زرد۔(۱۲)

گل جعفری بڑا ہوتا ہے اور خوشبودار ہوا ہے اس کا تنا آدمی کے قد سے بڑا ہوتا ہے لیکن بعض ایام میں جب کہ گل جعفری کا پودا بڑا ہو کر پھلتا ہے تو اس میں اس قسم کا کیڑا پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے پھولوں پر مکڑی کی طرح ایک جالا تن کر ان کو ضائع کر دیتا ہے اور اس کے تنے کو خشک کر دیتا ہے۔(۱۳)

چاندنی: گل چاندنی: اس مذکر ایک قسم کا سفید پھول جو چاندنی رات میں کھلتا اور خفقاں کے واسطے مفید خیال جاتا ہے۔ گل مہتاب۔(۱۴)

چنبیلی: پھول اس کی بیل مضبوط اور بہت گھنی ہوتی ہے۔ پتے بھی مضبوط اور چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں پھول بے حد نازک اور خوشبودار ہوتا ہے فارسی میں یاسمین کہتے ہیں۔(۱۵)

چنبہ: ہندوستان کے خوشبودار پھولوں کو ان کی خوشبو اور نزہت کی وجہ سے دنیا کے تمام پھولوں پر ترجیح دی جا سکتی ہے۔ چند پھول تو ایسے ہیں کہ پوری دنیا میں ان کا نام و نشان نہیں ملتا۔ مثلاً ان میں سب سے پہلے چنبہ کا پھول ہے جو نہایت خوشبودار اور لطیف ہے صورت میں وہ گل زعفران کی طرح ہوتا ہے۔ لیکن چنبہ کا رنگ سفیدی مائل زرد ہے اس کا پودا نہایت موزوں قد ہوتا ہے۔(۱۶)

حنا: اس مونث مہندی: درمیانہ قد کا درخت ہوتا ہے جس پر چھوٹے چھوٹے پھول ہوتے ہیں۔(۱۷)

داودی: ایک پھول کا نام جسے گل داؤدی بھی کہتے ہیں۔ مختلف رنگوں میں اس کے نہایت دلکش پھول ہوتے ہیں۔(۱۸)

دوپہریا: اسم مذکر ایک قسم کا پھول جو اکثر دوپہر کو کھلا کرتا ہے۔(۱۹)

ڈیلا: ڈیلٹا: اسم مذکر ایک پہاڑی درخت کا نام جس کا زرد یا سرخ اور بڑا پھول ہوتا ہے۔(۲۰)

رابیل: ایک سفید خوشبودار چنبیلی سے زیادہ تہ بہ تہ پنکھڑیوں کے پھول کا پودا۔(۲۱)

سرسوں اسم مونث رای اور ترے کی قسم کے ایک تخم کا نام جس کا اکثر تیل نکالا جاتا ہے۔ اس کے پھول زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔(۲۲)

سمن: اسم مونث، چنبیلی، سہ برگہ۔(۲۳)

سوسن، ایک آسمانی رنگ کا پھول۔ اسے زبان سے تشبیہ دیتے ہیں۔(۲۴)

سوسن: اسم مونث ایک قسم کے آسمانی رنگ کا پھول کا نام جس کی چھ قسمیں ہیں اس کی شاخ بلند۔ پتلے پتلے پھول میں پانچ پنکھڑیاں ہوتی ہیں جو کھل کر خمیدہ ہو جاتی ہیں چنانچہ شعرا نے اس پھول کو اکثر زبان سے تشبیہ دی ہے۔(۲۵)

گل سوسن بھی دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو وہ باغات میں ہوتا ہے۔ یہ نہایت شاداب اور رنگ میں سبز ہوتا ہے۔ دوسری قسم صحرائی ہے اس کا رنگ اگرچہ ہلکا ہوتا ہے۔ لیکن اس میں خوشبو بہت ہوتی ہے۔(۲۶)

سورج مکھی: اسم مونث آفتاب پرست۔ ایک قسم کے بہت بڑے زرد رنگ کے پھول کا نام جو آفتاب کے ساتھ اپنا رخ بدلتا ہے۔(۲۷)

سہاگن: اسم مذکر، ایک قسم کا پھول کا نام۔(۲۸)

سیوتی: اسم مونث بمعنی سفید ایک قسم کا سفید گلاب، نسترن، نسریں۔(۲۹)

شبو: اسم مونث ایک قسم کا سفید پھول جس میں بھینی بھینی خوشبو آتی ہے اور رات کے قریب کھلتا ہے۔ اس کے درخت کا بھی یہی نام ہے۔(۳۰)

شفتالو: اسم مذکر آرڑو، ایک قسم کا آرڑو۔(۳۱)

صد برگ: اسم مذکر وہ پھول جس کی بہت سی پنکھڑیاں ہوں جیسے ہزارہ، گیندو غیرہ۔(۳۲)

عباسی: عباسی ایک پودے کا نام جس کے پھول کو گل عباسی کہتے ہیں۔(۳۳)

''کنول: کنول کا پھول کمودنی سے جڑا ہوتا ہے۔ اس کی پتیاں سرخ رنگ کی ہوتی ہیں میں نے کشمیر میں سو پتیوں کا کنول بہت دیکھا ہے۔ مشہور ہے کہ کنول کا پھول دن میں کھلتا ہے اور رات کو مثل کلی کے سکڑ جاتا ہے اور اس کے برخلاف کمودنی دن میں سکڑ جاتا ہے اور رات کو کھلتا ہے زنبور سیاہ جسے ہندوستان کے لوگ بھونرا کہتے ہیں۔ اس کے پھولوں پر بیٹھا رہتا ہے اور اس کا رس چوسنے کے لیے جو ان دونوں پھولوں میں ہوتا ہے اند کے اندرونی حصوں میں گھس جاتا ہے۔ اکثر مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کنول کا پھول سکڑ جاتا ہے اور تمام رات بھونرا اس سکڑے ہوئے پھول میں بند رہتا ہے اسی طرح کمودنی میں دن کے وقت اس کے سکڑنے کی وجہ سے بند ہو جاتا ہے اور رات کے وقت اس کے کھلنے کی وجہ سے پرواز کر جاتا ہے۔ چوں کہ بھونرا ان دونوں پھولوں پر ہمیشہ منڈلاتا ہے اس لیے ہندوستان کے شعراء نے اس کو بلبل کی طرح ان پھولوں کا عاشق قرار دے کر اس پر نہایت شاندار شعر نظم کیے ہیں۔

مجملہ ان کے تان سین کلاونت نے جو میرے والد کا درباری اور اپنے زمانے کا بے نظیر گویا تھا۔ بلکہ کسی زمانے اور عہد میں بھی ان مغنی کی مثال نہیں ملتی اپنے ایک نقش راگ میں محبوب کے چہرے کو آفتاب سے اور اس کے آنکھ کھولنے اور بند کرنے کو کنول کے کھلنے اور اس میں سے بھونرے کے برآمد

ہونے سے تشبیہ دی ہے۔ اور دوسرے راگ میں اسی نے محبوب کے کن آنکھوں سے دیکھنے کو اس تھر تھراہٹ سے تشبیہ دی ہے جو کنول پر بھونرے کے بیٹھنے کے وقت پیدا ہوتی ہے۔(۳۴)

تاریخ تمدن ہند میں محمد مجیب گوتم بودھ کے حوالے سے لکھتا ہے:

> ''بھکشوو: میں بڑے پیار سے۔ بڑی محبت سے بے انتہا محبت سے پالا گیا۔ میرے والد نے گھر میں میرے لیے کنول کے پھول تالابوں میں لگائے۔ ایک تالاب میں نیلے پھول ہوتے ایک تالاب میں سفید، ایک تالاب میں گلابی پھولوں... (۳۵)

کنیکی: اسم مونث ایک مشہور خوشبودار پودے کا نام جو کیوڑے کے درخت سے مشابہ ہے اور اُس کا پھول انڈے کی مانند ہوتا ہے۔ ہندی شعراء کا خیال ہے کہ بھونرا اس پر عاشق ہے۔(۳۶)

کیوڑہ: کیوڑہ ہے جو اپنی خوش اندامی اور خوبصورتی میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ اس کی خوشبو تندی و تیزی میں کسی طرح مشک کو بو سے کم نہیں... کیوڑے کے ساتھ کانٹے ہوتے ہیں۔(۳۷)

کسیر: اسم مونث۔ زعفران۔ ایک قسم کا نہایت خوشبودار پھول... دنیا کے تمام پھول پہلے شاخ پھر پتے اور پھول لاتے ہیں اس کے برخلاف پہلے خشک زمین سے چار انگل برابر زعفران کا تنا نکلتا ہے اور اس پر سوہنی رنگ کا پھول، جس کی چار پنکھڑیاں ہوتی ہیں۔ کھلتا ہے اس کے درمیان گل مصفر کی طرح چار نارنجی رنگ کے ریشے ہوتے ہیں یہ ریشے لمبائی میں انگلی کے ایک پور کے برابر ہوتے ہیں۔ یہ پھول سے جو ڈھیلوں کے درمیان اُن زمین میں اُگتا ہے جو نہ صاف اور تیار کی جاتی ہے اور نہ پانی سے سیر اب کی جاتی ہے۔(۳۸)

زعفران کے کھیت بعض جگہ ایک کوس تک اور بعض جگہ نصف کوس تک پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ کھیت دور سے بہت خوش نماد کھائی دیتے ہیں۔ ان پھولوں کو توڑتے وقت جو لوگ ان کے قریب ہیں۔ ان کی خوشبو کی تیزی کی وجہ سے اُن کے سر میں درد ہو گیا... (۳۹)

ایک اور جگہ جہانگیر لکھتا ہے:

> ۔۔۔ چمن چمن صحرا صحرا جہاں تک نظر کام کرتی تھی زعفران شگفتہ تھا۔ وہاں کی ہوا دماغوں کو معطر کر رہی تھی۔ زعفران کے پودوں کا تنہ زمین سے ملا ہوا ہوتا تھا۔ اس کے پھول کی چار پنکھڑیاں ہیں۔ یہ پھول بنفشی رنگ کا ہوتا ہے اور چمپا کے پھول کے برابر ہوتا ہے اس پھول کے بیچ میں سے زعفران کی تین شاخیں نکلتی ہیں۔ زعفراں کے پودے کی گانٹھیں

لگائی جاتی ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ زعفران کے پھول زعفران زار سے چن کرلاتے ہیں اور ان پھولوں سے زعفران نکالتے ہیں... "(۴۰)

گلاب اسم مذکر گل سرخ، گل احمد ایک خوشبودار گلابی رنگ کے پھول کا نام۔(۴۱)

لالہ: یہ کہا گیا ہے کہ فیض آباد (خاص گلاب باڑی) کے علاقے کی افیون نہایت عمدہ مانی جاتی تھی اور "لالہ" پوستے کے پھول کو بھی کہتے ہیں لالہ اصلاً جس پھول کا نام ہے وہ سرخ ہوتا ہے اور اُس کے پیالے میں ایک سیاہ داغ ہوتا ہے۔ پوست کا پھول بھی سرخ ہوتا ہے اوراس کے ڈوڈے میں سیاہ مادہ افیون جمع ہوتا ہے غالباً اسی مناسبت سے اسے بھی لالہ کہنے لگے۔(۴۲)

مخمل: اسم مونث ایک قسم کا پھول جو سرخ اور نہایت ملائم ہوتا ہے۔(۴۳)

موگرا: اسم مذکر ایک قسم کا سفید پھول۔(۴۴)

مدھ مالتی اسم مونث ایک قسم کے پھول کا نام چنبیلی۔(۴۵)

مدن بان اسم مذکر کام دیو۔ ایک مشہور پھول کا نام جو بیلے کی قسم سے ہے۔(۴۶)

موتیا: صفت اسم مونث: ایک قسم خوشبودار پھول جو چنبیلی سے موٹا اور زیادہ پنکھڑی دار ہوتا ہے۔ گجراتی موتیا کی پنکھڑیاں زیادہ ہوتی ہیں اوروہ عمدہ کہلاتی ہیں۔(۴۶)

مولسری: اسم مونث ایک درخت اور اس کے پھل کا نام۔ یہ درخت نہایت موزوں ہوتا ہے۔ اس کے پھولوں کی بھینی بھینی مہک برسات کے دنوں میں عجب عالم دکھاتی ہے اس کا پھل سرخ، میٹھا مگر کسیلا اور باغی بیر سے ذرا چھوٹا ہوتا ہے۔(۴۷)

نافرمان: ایک پھول جو اودے رنگ کا ہوتا ہے۔(۴۸)

ناگیر: اسم مذکر ایک قسم کا خوشبودار پھول اور اس کا پودا جسے ہندو لوگ متبرک خیال کرتے ہیں اور عطر ساز اُس کا عطر بناتے ہیں۔(۴۹)

نرگس: ایک پودا جس کے پتے گھاس کی مانند ذرا چوڑے ہوتے ہیں۔ موسم سرما میں بیچ میں ایک شاخ نکلتی ہے جس پر سفید پھول نکلتے ہیں جس کے درمیان پتوں کا زرد رنگ کا پیالہ سا ہوتا ہے۔ نرگس کے پھول کو آنکھ سے بھی تشبیہ دیتے ہیں۔(۵۰)

نسرین: سیوتی کا درخت، سیوتی کا پھل ایک قسم کا سفید گلاب۔(۵۱)

نیلو فر: گل نیلو فر جسے ہندی زبان میں کمودنی کہتے ہیں۔ تین رنگ کا ہوتا ہے۔ ایک سفید دوسرا نیلا تیسرا سرخ میں نے اس سے پہلے سفید اور نیلا دیکھا تھا لیکن سرخ ابھی تک میرے دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔ اس تالاب میں سرخ گل نیلو فر تازہ اور سبز رنگ دیکھنے میں آیا۔ یہ شگفتہ اور خوبصورت پھول ہے نہایت ہی نادر اور لطیف جیسا کہ کہا گیا ہے سرخی وتری خواہد چکیدن۔(۵۲)

ابھی ہم نے نظم میں شامل پھولوں کی مختلف حوالوں کی مدد سے تعارف وشناسائی حاصل کی۔ اُردو نثری ومنظوم داستانوں میں جب بھی محلات اور باغات کا ذکر آتا ہے تو کم وبیش یہی فہرست ہمیں پڑھنے کو ملتی ہے۔ے اس مضمون سے یقیناً قارئین کو تفہیم میں ذرا سی سہولت میسر آجائے گی۔

☆☆☆☆☆

حوالے

۱۔ فرحت اللہ بیگ مرتبہ: دیوان نظیر کبر آبادی دہلی انجمن ترقی اردو (ہند) ۱۹۴۲ء۔

۲۔ عبدالباری آسی: مرتبہ کلیات نظیر، لکھنؤ شائع کردہ مطبع تیج کمار نولکشور سن ندارد، ص ۲۳۵

۳۔ ایضاً، ص۲۳۵ ۴۔ ایضاً، ص۲۳۵ ۵۔ ایضاً، ص۲۳۵

۶۔ ایضاً، ص۲۳۶

۷۔ عبدالباری آسی: مرتبہ کلیات نظیر، لکھنؤ شائع کردہ مطبع تیج کمار نولکشور سن ندارد، ص ۲۳۲، ۲۳۷

۸۔ سید احمد دہلوی، مولوی، مرتبہ فرہنگ آصفیہ، لاہور اردو سائنس بورڈ، سن ندارد

۹۔ اکبر حسن، ڈاکٹر فرہنگ طلسم ہوش ربا، اسلام آباد مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد ۱۹۹۵ء

۱۰۔ ایضاً ۱۱۔ ایضاً ۱۲۔ ایضاً

۱۳۔ اعجاز الحق قُدوسی، ترجمہ وحواشی تزک جہانگیری، لاہور مجلس ترقی ادب، اشاعت اوّل، جولائی ۱۹۶۸ء، ص۸۸

۱۴۔ ایضاً، ص ۸۲

۱۵۔ ایضاً، ص ۸۲

۱۶۔ سید احمد دہلوی، مولوی، فرہنگ آصفیہ، اردو سائنس بورڈ، لاہور ۱۹۸۷ء۔

۱۷۔ ایضاً ۱۸۔ ایضاً ۱۹۔ ایضاً

۲۰۔ ایضاً ۲۱۔ ایضاً ۲۲۔ ایضاً

۲۳۔ ایضاً

۲۵۔ رشید حسن خان مرتبہ گلزار نسیم صفحہ نمبر ۵۸۱، لاہور مجلس ترقی ادب، ص ۵۸۱۔

۲۶۔ سید احمد دہلوی، مولوی، فرہنگ آصفیہ، اردو سائنس بورڈ، لاہور ۱۹۸۷ء۔

۲۷۔ ایضاً   ۲۸۔ ایضاً   ۲۹۔ ایضاً

۳۰۔ ایضاً   ۳۱۔ ایضاً   ۳۲۔ ایضاً

۳۳۔ ایضاً

۳۴۔ اعجاز الحق قُدوسی، ترجمہ و حواشی تزک جہانگیری، لاہور مجلس ترقی ادب، اشاعت اوّل، جولائی ۱۹۶۸ء ص ۸۸۔

۳۵۔ محمد مجیب تاریخ تمدن ہند، لاہور نگارشات، ٹمپل روڈ، ۱۹۹۵ء، ص ۸۵۔

۳۶۔ نسیم اللغات

۳۷۔ اعجاز الحق قُدوسی، ترجمہ و حواشی تزک جہانگیری، لاہور مجلس ترقی ادب، اشاعت اوّل، جولائی ۱۹۶۸ء ص ۸۸۔

۳۸۔ سید احمد دہلوی، مولوی، فرہنگ آصفیہ، اردو سائنس بورڈ، لاہور ۱۹۸۷ء۔

۳۹۔ اعجاز الحق قُدوسی، ترجمہ و حواشی تزک جہانگیری، لاہور مجلس ترقی ادب، اشاعت اوّل، جولائی ۱۹۶۸ء ص ۱۶۲

۴۰۔ ایضاً۔

۴۱۔ سید احمد دہلوی، مولوی، فرہنگ آصفیہ، اردو سائنس بورڈ، لاہور ۱۹۸۷ء۔

۴۲۔ ایضاً۔   ۴۳۔ ایضاً۔   ۴۵۔ ایضاً۔

۴۶۔ ایضاً۔   ۴۷۔ ایضاً۔   ۴۸۔ ایضاً۔

۴۹۔ ایضاً۔   ۵۰۔ ایضاً۔   ۵۱۔ ایضاً۔

۵۲۔ اعجاز الحق قُدوسی، ترجمہ و حواشی تزک جہانگیری، لاہور مجلس ترقی ادب، اشاعت اوّل، جولائی ۱۹۶۸ء ص ۱۶۲

❖❖❖